النبی الخاتم | از مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

تقطیع خورد ضخامت ۱۰۴ صفحات طباعت کتابت بہتر قیمت مجلد سنہری عہ ملنے کا پتہ:- مکتبہ الفرقان بریلی

سیرت پر اس قدر کثیر لٹریچر جمع ہو چکا ہے کہ اب اس موضوع سے متعلق کوئی نئی کتاب نظر سے گذرتی ہے تو دل میں اس کی چنداں وقعت نہیں ہوتی اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس میں کونسی ایسی نئی بات ہو گی جو اوروں میں نہیں ہے لیکن زیر تبصرہ کتاب کو اس سے مستثنیٰ سمجھنا چاہئے۔ یہ اگرچہ موضوع کی وسعت کے لحاظ سے بہت مختصر ہے۔ مگر گوناگوں جدید عنواناتِ بحث کے اعتبار سے اسکے جامع ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ اس کتاب کے فاضل مصنف بلند پایہ عالم ہونے کے ساتھ صاحب باطن بزرگ بھی ہیں۔ اُنکی تحریریں عقل اور عشق کے امتزاج سے قلبی سوز و گداز کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس کتاب میں بھی ان کی یہ خصوصیت پوری طرح نمایاں ہے۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اور عام صوفی منش مسلمانوں کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ ایک کے لئے سرمۂ بصیرت ہے۔ اور دوسرے کے لئے درس محبت و عشقِ نبوی۔

تاریخ سلطنت خداداد (میسور) | از جناب محمود خاں صاحب محمود بنگلوری۔ تقطیع ۲۲×۱۸

ضخامت ۶۵۶ صفحات۔ طباعت و کتابت بہتر قیمت للعہ ملنے کا پتہ:- اقبال بک ڈپو اولڈ پور ہوز روڈ نمبر ۱۰۴ معسکر بنگلور

یہ کتاب چند سال ہوئے پہلی مرتبہ شائع ہو کر ملک میں اس درجہ مقبول ہوئی تھی کہ تھوڑی مدت میں ہی اس کی تمام جلدیں ہاتھوں ہاتھ نکل گئیں۔ اب فاضل مصنف نے اسکو چند در چند مفید اضافوں کے ساتھ دوبارہ شائع کیا ہے جن کی وجہ سے کتاب کا پایہ علمی اور تاریخی افادہ کے لحاظ سے کہیں زیادہ بلند ہو گیا ہے۔ فاضل مصنف نے اس ضخیم کتاب میں جنوبی ہند کی مشہور و معروف سلطنت خداداد جس کی بنیاد سلطان حیدر علی بہادر کے ہاتھوں سے پڑی تھی اُس کی تاریخ شرح و بسط سے

بند کی ہے اور بڑی تفصیل اور کامیابی کے ساتھ اُن تمام اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں جو یورپ
کے متعصب مورخین اس سلطنت کے نامور بانی اور اُس کے فرزند رشید سلطان ٹیپو شہیدؒ کی نسبت کرتے
ہیں۔ آپ نے واقعات بیان کرنے ساتھ فلسفہ تاریخ کے اصولوں کی روشنی میں اُن خارجی اسباب
وعلل سے بھی سیر حاصل بحث کی ہے جو اس سلطنت کے عالم وجود میں آنے اور پھر فنا پذیر ہو جانے
کا سبب بنے لائق مصنف نے جیسا کہ خود انہوں نے اعتراف کیا ہے۔ یہ کتاب لکھ کر ایک طرف تو
ان متعصبانہ اعتراضات کا صحیح جواب دینے کی کوشش کی ہے جو یورپ کے متعصب مورخ اپنی
عادت سے مجبور ہو کر اس سلطنت پر کرتے چلے آئے ہیں۔ اور دوسری جانب ان کا مقصد یہ ہے
کہ صحیح تاریخی واقعات کو روشنی میں لاکر وہ بندوں کے دلوں سے اُن جذباتِ نفرت و آزردگی کو
دور کریں جو غلط پروپیگنڈہ کے باعث ہندو مُسلم تعلقات کی کشیدگی کا باعث بنے ہوئے ہیں
ہماری رائے میں اس تالیف سے فاضل مؤلف کے نیک مقصد کی تکمیل خاطر خواہ ہو جاتی ہے
بعض لوگ خالص فنی نقطۂ نگاہ سے مصنف پر جانب داری کا الزام عائد کریں گے۔ لیکن انھیں
سمجھنا چاہیئے کہ اگر جانب داری دلائل وشواہد کی قوت کے ساتھ ہو تو اسے ہرگز مذموم نہیں کہا
جاسکتا۔ تاریخ کا مقصد اگر انسانیت کی خدمت ہے تو ان صحیح تاریخی حقیقتوں کو بیان کرنا کس طرح
تاریخ سے الگ کوئی اور چیز کہا جاسکتا ہے۔ جن کو چند بد باطن انسانوں کی دریدہ دہنی نے بگاڑ کر
کچھ سے کچھ کر دیا ہو۔ فاضل مصنف نے سلطنت کے انقلابی اور سیاسی تغیرات کے ساتھ اندرونی
نظم ونسق۔ اور عام ملکی وتمدنی زندگی کا ایک ایک جزئیہ بھی تفصیل سے لکھا ہے۔ زبان بہت صاف
سلیس، طرز استدلال سُلجھا ہوا۔ اور منطقیانہ۔ عام اُردو خواں طبقہ کے علاوہ تاریخ کے طلبار و علمار
کے لئے بھی اس کتاب کا مطالعہ نہ صرف مفید بلکہ ضروری ہے۔